وہاں قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ تو چند حکمرانوں کی پسند یا ناپسند کا مسئلہ تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس قرارداد کو منسوخ کر دیا ہے ـــــ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ بیت المقدس کا مسئلہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ دنیا میں اس سے بھی بڑے بڑے مسائل موجود ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت احمدیت کی تحریک کو نہیں دبا سکتی۔ بستی کانفرنس کی قرارداد کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو عام کھلا شہر قرار دیا جائے اور مرزا ناصر احمد کا بیت المقدس کے مسئلے کو غیر اہم قرار دینا ایک ہی تال کے دو سُر ہیں۔ ملت اسلامیہ کو اس پر سوچنا چاہئے۔ کہ یہ ارض مقدس کے خلاف کسی اور مکروہ سازش کی تیاری تو نہیں کی جا رہی ـــــ اس لئے میں نے آپ کو نہایت ہی دلسوزی سے توجہ دلائی ہے۔ اس کی پورے ملک کے خطبات جمعہ میں پر زور مذمت کی جائے۔ دینی رسائل اور جرائد میں اس پر پوری جرأت اور قوت سے قلم اٹھایا جائے بے شک پاکستانی علماء کرام اور عوام کے نام میرا یہ کھلا خط شائع فرما کر ایک زوردار اداریہ تحریر فرمائیں۔ تاکہ آپ کا جوان اور بے باک قلم باطل کے خرمن کو جلا کر راکھ کر دے۔

مخدومی حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم کو سلام عرض کرنا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور ان کا سایہ تادیر ہم پر قائم رکھے۔ میں اب تک آپ کی دعا سے ساٹھ تقریریں کر چکا ہوں۔ جن میں برطانیہ کے بڑے بڑے شہروں کی کانفرنسیں اور تاریخی اجتماعات بھی شامل ہیں۔ الحمد للہ توحید و سنت کے احیاء اور علمائے حق کی خدمات کے اعتراف سے پورے برطانیہ میں احباب کو حوصلہ ملا ہے۔ پورے برطانیہ کے علماء کرام سرگرم عمل ہو گئے ہیں۔ علامہ مولانا خالد محمود صاحب کی سرپرستی میں یہ قافلہ رواں دواں ہے۔ ۱۴ ستمبر تک انشاء اللہ حج کے لئے روانہ ہو جاؤں گا۔ اور وہاں ایک ماہ کے لئے متحدہ عرب امارات کا دورہ کر کے وطن واپس پہنچوں گا۔

خاکپائے اکابر، مولانا ضیاء القاسمی ۔ مانچسٹر انگلینڈ

<u>عبدالرحمان بابا کی تاریخ وفات</u> | "الحق" جون ۰۸ء کا شمارہ زیر نظر ہے۔ اس شمارے کے صفحہ ۳۳ پر محترم وحید الرحمن شاہ صدر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج پشاور کا "فوائد شریعت" کے سلسلہ میں "پشتو ادب کی ایک پرانی فقہی کتاب" کے زیر عنوان پر مغز اور معلوماتی تحریر درج ہے۔

"الحق" کو مابعد کے زمانہ میں بطور سند و شہادت ضرور پیش کیا جائے گا۔ "الحق" کی معلوماتی۔ اخلاقی۔ مذہبی مضامین کی بابت شک و شبہ باہر از امکان ہے۔ اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ تاریخی واقعات کا ذکر کروں۔ فاضل مضمون نگار نے حضرت رحمان بابا کی تاریخ وفات کا ذکر صفحہ ۳۳ سطر چار میں کی ہے کہ رحمان بابا کی تاریخ وفات ۱۱۱۸ھ ہے۔ حالاں کہ خود رحمان بابا اس کی تردید فرما رہے ہیں۔ اورنگ زیب عالمگیر کی وفات ۱۱۱۹ھ ہے۔ رحمان بابا نے ان کا مرثیہ لکھا ہے۔ عالمگیر کے دو بیٹوں اعظم اور شاہ عالم کی لڑائی کا ذکر کیا ہے۔ جو بمقام جاجو ہوئی تھی جو وسط ۱۱۱۹ھ ہے۔ گل خان اور جمال خان کے مابین حادثہ فاجعہ کا ذکر کیا ہے۔ جو بقول میجر راورٹی ۱۱۲۳ھ میں وقوع